سرکاری رپورٹ

پانچواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 10 جولائی 1997ء مطابق 4 ربیع الاول 1418 ہجری (بروز جمعرات)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۳
۳	رخصت کی درخواستیں	۱۷
۴	زیرو آور	۱۹
۵	قرارداد نمبر 26 منجانب مولوی نصیب اللہ، بسم اللہ خان کاکڑ نے پیش کی (منظور کی گئی)	۳۳
۶	قرارداد نمبر 30 منجانب سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (قرارداد منظور ہوئی)	۳۹
۷	مشترکہ قرارداد نمبر 31 منجانب عبدالرحیم مندوخیل، سردار مصطفیٰ خان ترین (قرارداد نا منظور ہوئی)	۴۹
۸	قرارداد نمبر 33 منجانب بسم اللہ خان کاکڑ	۵۷

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں اجلاس مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۹۷ء بمطابق ۴ ربیع الاول ۱۴۱۸ ہجری (بروز جمعرات) بوقت گیارہ بجکر پچیس منٹ (قبل از دوپہر) زیر صدارت مولوی نصیب اللہ، ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ○ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى○ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ج فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا○ —

ترجمہ: خدایا! جس (بدبخت) کے لئے ایسا ہو کہ تو اُسے دوزخ میں ڈالے، بلاشبہ تو نے اسے بڑی ہی خواری میں ڈالا جس دن ایسا ہو گا تو اس دن، ظلم کرنے والوں کیلئے کوئی مددگار نہ

ہو گا۔

خدایا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی منادی سُنی، جو ایمان کی طرف بلا رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ لوگو! اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ، تو ہم نے اس کی پکار سُن لی اور ایمان لے آئے۔ بس خدایا! ہمارے گناہ بخش دے، ہماری برائیاں مٹا دے، اور اپنے فضل و کرم سے ایسا کر کہ ہماری موت نیک کرداروں کے ساتھ ہو۔

خدایا! ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تُو نے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ فرمایا اور اپنے لُطف و کرم سے ایسا کر کہ قیامت کے دن ہمیں ذلت و خواری نصیب نہ ہو۔ بلاشبہ تُو ہی ہے کہ تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا۔ جب ارباب دانش کے فکر و عمل کی صدائیں یہ تھیں تو ان کے پروردگار نے بھی ان کی دُعائیں قبول کر لیں (خُدا نے فرمایا) بلاشبہ میں کبھی کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا۔ مرد ہو خواہ عورت تُم سب ایک دوسرے کی اولاد ہو اور عمل کے نتائج کا قانون سب کے لئے یکساں ہے) پس (دیکھو) جن لوگوں نے (راہ حق میں ہجرت کی اور گھروں سے نکالے گئے، میری راہ میں ستائے گئے، اور پھر راہِ حق میں) لڑے اور قتل ہوئے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

جناب ڈپٹی اسپیکر جزاک اللہ ۔ اب وقفۂ سوالات ہے ۔ میر عبدالکریم خان نوشیروانی صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں گے ۔

۱۷۳۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (بتوسط میر محمد اسلم بلیدی)

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

سال ۱۹۹۵ء سے ۱۹۹۶ء کے دوران خرید ترپال کے لئے طلب کردہ ٹینڈروں کی بمعہ تاریخ اور تعداد ترپال کی تفصیل دی جائے ۔

وزیر خوراک

سال ۱۹۹۵ء ۔ ۱۹۹۶ء کے دوران نظامت خوراک نے مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۹۶ء کو ترپالوں کی خریداری کے لئے ٹینڈر طلب کئے ۔ جو کہ خریداری گندم نصیر آباد ڈویژن کے لئے مطلوب تھے ۔ اس سلسلے میں پانچ فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا ۔ جن کے نام اور ٹینڈر میں دیئے گئے نرخ کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام فرم	نرخ
۱۔	میسرز عزیز ٹیکسٹائل انڈسٹریز ، الفصیل ٹاؤن بہار شاہ روڈ لاہور کینٹ ۔	۱۳۰۰۰/- روپے فی ترپال
۲۔	فنٹیکس انڈسٹریز ، جہانگیر مارکیٹ ۱۴۶ ملتان روڈ لاہور	۱۳۰۰۰/- روپے فی ترپال
۳۔	یونیورسل ٹریڈرز کارپوریشن ، غازی روڈ لاہور کینٹ ۔	۱۲۰۵۰۰/- روپے فی ترپال
۴۔	محمد ہاشم خان اینڈ کمپنی ، ۵۷ کباڑی مارکیٹ مشن روڈ کوئٹہ	۱۲۰۳۸۵/- روپے فی ترپال
۵۔	کیو ۔ اے ٹریڈز توغی روڈ کوئٹہ	۱۲۰۴۳۰/- روپے فی ترپال

سب سے کم نرخ دہندہ کے ساتھ گفت و شنید کے بعد نرخ کو مزید کم کرا کر ۱۲۰۳۰۰/- روپے فی ترپال طے کیا گیا ۔ اس طرح اسی شرح پر بتدریج ضرورت کے تحت کل ۳۵۰ عدد ترپالیں خریدی گئیں ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگلا سوال میر فائق علی جمالی صاحب کا ہے ۔

۱۹۱۔ **میر فائق علی جمالی**

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

رواں مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے دوران صوبہ سے گندم خریداری کا کتنا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ نیز نصیر آباد ڈویژن سے ابھی تک گندم کی خریداری شروع نہ کرانے کی کیا وجوہات ہیں۔

وزیر خوراک

رواں مالی سال ۹۷۔۱۹۹۶ء کے لئے صوبہ بلوچستان سے گندم کی خریداری کا ہدف پچاس ہزار ٹن مقرر کیا ہے۔ حکومت بلوچستان نے اس سال گندم کی خریداری کا کام پاسکو کو تفویض کیا ہے۔

نصیر آباد ڈویژن سے خریداری کا سلسلہ ۵ مئی ۱۹۹۷ء سے شروع ہے۔ اب تک پاسکو نے صرف ۱۵۲۰ میٹرک ٹن گندم خریدی ہے سب سے بڑی وجہ جوکہ گندم کی خریداری میں حائل ہے۔ وہ کھلی منڈی میں گندم کی قیمت مقابلتاً سرکاری نرخ جوکہ ۲۴۰ روپے فی چالیس کلو گرام ہے سے زیادہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ میر محمد علی رند ہوتے تو بہت اچھا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ کسی میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد ان کو طلب کیا گیا ہے اور آج اخباروں کے ذریعے پتہ چلا کہ بیس کلو آٹا پر بیس روپے قیمت بڑھنے لگی ہے۔ حالات تو اس طرف جا رہے ہیں۔ جناب اسپیکر ۱۹۹۷ء کا جو ٹارگٹ دیا گیا تھا خورد برد گندم کا وہ کیسے یہ لوگ پورا کر سکیں گے جناب جب بازار میں اس وقت گندم کی قیمت تین سو پچاس روپے ہے۔ تو دو سو چالیس میں تو کوئی نہیں دینے لگا ہے محکمے کو اس سلسلے میں ہمیں وزیر موصوف کچھ بتا سکیں گے۔ کوئی اعتماد میں لیں گے کہ آنے والے ماہ جو ہیں بڑے گراں گزریں گے۔ ہم بلوچستان والوں پر۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) یہ ٹھیک ہے کہ باہر کی جو پارٹیاں ہیں وہ زیادہ مہنگا خرید رہی ہیں۔ تو اس وجہ سے مشکل ہے ٹارگٹ پورا نہیں ہو سکے گا کوشش کر رہے ہیں کہ پورا ہو جائے۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر یہاں پر ایک محکمہ خوراک نے ایک فگر دیا ہے کہ انہوں نے نصیر آباد میں بیس میٹرک ٹن گندم خریدا ہے کیا یہ فگر درست ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جی ہاں۔ لکھا ہوا ہے شاید درست ہوگا۔

نواب ذوالفقار علی مگسی جناب اسپیکر ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جواب آیا ہے فوڈ منسٹری کی طرف سے کہ ہدف تھا ۹۷۔۱۹۹۶ء کا وہ پچاس ہزار ٹن تھا۔ سرکار نے خرید کر سٹور کرنا تھا لیکن اس کے برعکس انہوں نے پندرہ سو بیس ٹن انہوں نے خریدا ہے۔ یہ شارٹ فال ہے جب تک پورا سال چلے گا کیسے پوری ہوگی۔ جب تک نئی فصل گندم کی آئے یہ کہاں سے پورا کریں گے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) یہ اسلام آباد سے پورا کریں گے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب میں سمجھتا ہوں کہ مگسی صاحب نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب اگر وزیر موصوف تفصیل سے دیں کہ اگر واقعی یہ کمی کل پھر ہمیں اس مجبوری میں گندم پنجاب اور سندھ سے لینی پڑی۔ اور پنجاب اور سندھ نے پہلے کی طرح اتنی گندم نہ دے سکے تو پھر کیا ہوگا اس پر کیا حکومت غور کر رہی ہے۔ سوچ رہی ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب مرکز سے بات کریں گے شاید وہ تعاون کرلے اس پر۔ آپ بھی تھوڑی سی سفارش کرلیں۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کب تک یہ فیصلہ ایوان کے سامنے آئے گا۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) یہ آڈٹ کمیٹی ہے جب فیصلہ ہو جائے گا انشاء اللہ آپ کو بتا دیں گے کیا ہوا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب ان کے جواب سے یہ لگتا ہے کہ محکمہ خوراک کے پاس اپنے گوداموں کی کوئی رپورٹ نہیں ہے کہ اس میں کتنی گندم ہونی چاہیئے ۔ کوئی رپورٹ ہی محکمہ کے پاس نہ آتی ہو کہ کتنی گندم ہونی چاہیئے ۔ اور کتنی پہنچ جانی چاہیئے یہ آڈٹ مجھے عجیب لگ رہا ہے ۔ محکمہ کے پاس اپنی رپورٹ ہوگی ۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب یہ عجیب و غریب نہیں ہے وہ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کلیم کر رہا ہے کہ گورنمنٹ کے اوپر میرا پیسہ ہے گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ ہمارا پیسہ شریز خان پر ہے یہ آڈٹ کر کے بتادیں گے کہ کیا ہوا ہے کیا نہیں ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے ۔

۱۹۴ ، میر عبدالکریم نوشیروانی (بتوسط میر محمد اسلم بلیدی)

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

شریز خان ، ٹھیکیدار گندم سپلائی ، صوبہ بلوچستان کے ذمہ کل کس قدر رقم واجب الادا رقم ہے ۔ تفصیل دی جائے ۔

وزیر خوراک

حکومت بلوچستان کی ہدایت کے مطابق محکمہ خوراک نے مورخہ ۲ جون ۱۹۹۷ء کو ایک حکم کے ذریعے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو تمام پی ۔ آر ۔ سینٹروں پر سپیشل آڈٹ کرے گی اور یہ معلوم کرے گی کہ پنجاب اور سندھ سے آمدہ گندم میں کتنی کمی واقع ہوئی ہے ۔ جو ٹھیکیداروں کے ذمے واجب الادا ہے ۔ اس کمیٹی میں فنانس ڈیپارٹمنٹ حکومت بلوچستان کے آڈیٹرز بھی شامل کئے گئے ہیں ۔ کمیٹی کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی رپورٹ محکمہ خوراک کو پیش کریں ۔ رپورٹ وصول ہونے کے بعد شریز خان ٹھیکیدار کے ذمے اگر کوئی رقم واجب الادا ہوئی تو وہ اس کی جمع شدہ زرضمانت یا اس کے بلوں سے وضع کی جائے گی اور اس کی تفصیل سے جناب محترم رکن صوبائی اسمبلی کو مطلع کر دیا جائے گا ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی ضمنی سوال ؟

میر جان محمد جمالی جناب شمریز خان اور سرور خان کا مقابلہ ہے جناب سرور خان ہے نہیں ۔ نہیں تو شمریز خان آج پھر زیر عتاب ہوتا ۔ اور جائز بات بھی ہے ۔ لیکن کیونکہ ضمنی ہم نہیں کر سکتے ۔ ہمارے جو فوڈ کے ایکسپرٹ ہیں وہ اس وقت موجود نہیں ہیں ۔ اور کریم نوشیروانی صاحب پیشیاں بھگت رہے ہیں ۔

بسم اللہ خان کاکڑ ضمنی سوال ہے جناب جمالی صاحب کہہ رہے ہیں یہاں پر جواب کے آخر میں ہے ۔ لکھا گیا ہے کہ شمریز خان ٹھیکہ دار کے ذمے اگر کوئی رقم واجب الادا ہوئی تو یہ اگر کوئی ایسی بات نہیں یہاں پر جو آج تک بات ہوتی رہی وہ درست بھی تھی اگر کوئی رقم واجب الادا ہوئی یہ الفاظ میں سمجھتا ہوں آج تک جو الفاظ کہتے رہے وہ تردید کرتے رہے ۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر) جناب یہ سوال جواب پڑھ لیں ۔ اگر یہ ہوا کیونکہ آڈٹ پارٹی بیٹھی ہوئی ہے ۔ اس کی جو رپورٹ آئے گی اگر اس پر ہوئے تو لینا پڑے گا اگر اس کے ہمارے اوپر ہو گئے تو ہم کو دینا پڑے گا ۔

میر محمد اسلم بلیدی جناب یہاں لکھا ہوا ہے کہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے ۔ ہمارے ہاں اکثر یہ ہوتا ہے کہ جو معاملہ سرد خانے میں ڈالنا ہو اس کے لئے کمیٹی مقرر کی جاتی ہے ۔ جناب شمریز خان بلوچستان محکمہ خوراک کے گندم کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے تو جب ہم لوگ سوال کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں کمیٹیوں کے فیصلے جو ہیں سامنے آئیں گے ۔ لیکن اسمبلی کے پورے ٹرم گزر جاتے ہیں لیکن کمیٹیوں کے فیصلے سامنے نہیں آتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگلا سوال جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کا ہے ۔

۲۰۲ ، **جناب عبدالرحیم خان مندوخیل** (بتوسط سردار غلام مصطفےٰ خان ترین)

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

الف ۔ سال ۱۹۹۳ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ مذکورہ میں گریڈ ۱ کے کتنے ملازمین تعینات ہوئے ہیں ۔ تعینات کردہ ملازمین کے نام بمعہ ولدیت ، تعلیمی کوائف ، تاریخ تعیناتی ، جائے تعیناتی

اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

ب:۔ مذکورہ تعیناتیوں کے لئے شرائط اہلیت کیا رکھی گئی تھی۔ اور کیا مذکورہ آسامیوں کی عام تشہیر کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو کن اخبارات میں۔ اگر نہیں تو کیوں۔

وزیر خوراک

الف:۔ محکمہ خوراک میں سال ۱۹۹۳ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران گریڈ ۱۷ کا کوئی ملازمین تعینات نہیں ہوا ہے۔

ب:۔ ایضاً۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی ضمنی سوال۔

سردار غلام مصطفےٰ خان ترین جناب یہاں سوال کیا گیا ہے گریڈ ایک تا سترہ (۱۔ ۱۷) تک لیکن انہوں نے صرف ۱۷ گریڈ کا دیا ہے۔ ۱۔ ۱۶ تک کا بار بار یہی رونا اسمبلی میں ہو رہا ہے۔ اور اس پر ابھی تک کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر عبدالرحیم خان کا سوال غیر ضروری طوالت کی بناء پر نامنظور ہونے سے اسپیکر صاحب نے وقت بچانے کے لئے رول نمبر ۳۵ کے تحت حسب قاعدہ بنانے کے لئے حالیہ ترمیمی شکل میں منظور کیا تھا۔ تاہم آپ کی خواہش پر جناب رحیم صاحب کی خواہش پر اس سوال کو متعلقہ محکموں کی طرف ارسال کیا گیا ہے۔ اس طرح باقی ماندہ جواب آئندہ اجلاس میں دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۲۳۴ میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے۔

۲۳۴۔ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیرِ خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف:۔ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ متعلق اور اس کے زیرِ انتظام منسلکہ محکمہ جات / پروجیکٹس (اگر ہوں) میں کتنے گریڈ ۱۷ و بالا آفیسران کے تبادلے کر دیئے گئے ہیں ان کے نام، عہدہ مقام تبادلہ اور مقام و عہدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

ب:- مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ اور اپنے پیشرو آفیسران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی اضلاع و رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

ج:- مذکورہ تبادلوں میں ٹی۔ اے اور ڈی۔ اے کی مد میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے۔ نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر خوراک

الف:- محکمہ خوراک میں اس دوران ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء کوئی گریڈ ۱۷ و بالا آفیسران کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

ب:- ایضاً۔

ج:- ایضاً۔

میر جان محمد خان جمالی تو جناب اسپیکر میں آگے بڑھوں گا نہیں وزیر موصوف کو تکلیف بھی نہیں دونگا۔ کیونکہ میرے سوال کا بھی وہی حشر ہوا ہے جو عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کے سوالوں کو اس سلسلے میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کا ایجوکیشن کا تو اس کو بھی آپ اگلے اجلاس کے لئے موخر کر دیں کیونکہ بہت ہی ڈیٹیل Detail جواب چاہیئے تھا۔ ہمارے مسکراتے ہوئے وزیر صحت مند خوش اخلاق میر محمد علی رند ہیں نہیں ایک ہی تو وزیر ہے جس کے ساتھ ہم مذاق کر سکتے ہیں وہ ہے نہیں وہ بھی آئیں گے اس سیشن میں انشاء اللہ پھر سوال بھی کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب جان محمد صاحب۔ آپ پوچھیں گے انشاء اللہ جواب مل جائے گا۔

میر جان محمد خان جمالی نہیں جناب اسپیکر کیونکہ اس میں وہی ہے ایک سے ۱۷ گریڈ انہوں نے ایک سے ۱۷ گریڈ میں جو پوسٹنگ Posting---- Transfer ہوئی تھی وہ پوچھی تھی انہوں نے صرف 17 and above کا دیدیا ہے۔ تو اگلے اجلاس کے لئے آپ اسکو موخر کر دیں یہ بھی ہمیں برداشت ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر) جناب اسپیکر جو اسمبلی سے ہمیں Question ملتے ہیں اسکا ہی جواب دیدیں گے وہ اسمبلی والوں کو پتہ ہے کہ کس طرح کیا گیا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر جب اسپیکر صاحب جب ادھر تھے صدارت کر رہے تھے تو انہوں نے بھی یہی کہا تھا کہ اسکو پھر اسی طریقہ سے ری انحیٹ Reinhate کر دیں گے۔ تو وہ انشاء اللہ آ جائیگا پھر اسی طریقہ سے ہم انتظار کر لیتے ہیں سر۔ اگلا اجلاس جلدی آجائے گا ہم Requestion کر لیں گے اگر انہوں نے نہیں بلایا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ٹھیک ہے۔ سوال نمبر ۱۷۶ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔

میر محمد اسلم بلیدی سوال نمبر ۱۷۶۔

۱۷۶۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (بتوسط میر محمد اسلم بلیدی)

کیا وزیر ماہی گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۹۵۔۱۹۹۴ء تا ۹۷۔۱۹۹۶ء کے دوران حکومت کی جانب سے ماہی گیری کے فروغ کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔

وزیر ماہی گیری

محکمہ ماہی گیری بلوچستان نے سال ۹۵۔۱۹۹۴ء تا ۹۷۔۱۹۹۶ء کے دوران ماہی گیری کے فروغ کے لئے متعدد اسکیمیں صوبائی حکومت کو منظوری کے لئے پیش کیں۔ حکومت بلوچستان نے ان کی منظوری تو دے دی۔ مگر فنڈ کی کمی کے باعث ان اسکیموں کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا۔ تاہم محکمہ ہذا کی کوششوں کے باعث سال ۹۴۔۱۹۹۳ء کے دوران صوبائی حکومت کے تعاون اور بھرپور کوششوں کے نتیجے میں مرکزی حکومت کے توسط سے ۲۱۴ ملین ین جاپانی گرانٹ کی منظوری ہوئی۔ اس گرانٹ کے تحت سال ۹۵۔۱۹۹۴ء کے دوران بلوچستان کے ماہی گیروں میں مندرجہ ذیل آلات ماہی گیری تقسیم کی گئیں۔

۱۔ ۸۰۰ عدد یاماہا آوٹ بورڈ انجن

۲۔ ۱۰۰ عدد بشمار ان بورڈ ڈیزل انجن

۳۔ ان انجنوں کے لئے ۱۰ فیصد اسپیئر پارٹس

۴۔ ۱۰ عدد ایکو ساؤنڈز

۵۔ ۸ سیٹ اوزار برائے فشریز ورکشاپ۔

۶۔ جال وغیرہ۔

نتیجتاً کشتیوں کی تعداد ۴۲۲۰ سے بڑھ کر ۵۰۶۷ ہو گئی۔ جو کہ سال ۱۹۹۳ء کی نسبت ۲۰ فیصد زیادہ ہے۔ اسی طرح مچھلی کی سالانہ پیداوار ۱۰۱۳۰۰۰ ٹن سے بڑھ کر ۱۰۲۵۰۰۰ ٹن ہو گئی جس کی مالیت ۸۳۴ ملین روپے سے بڑھ کر ۱۱۸۷ ملین روپے ہو گئی۔

اس کے علاوہ ساحلی ترقی کے لئے ۱۹۹۶ء میں ٹاسک فورس قائم کی گئی۔ اس ٹاسک فورس کی سفارشات میں ساحلی سڑک کی تعمیر، گوادر کے گہرے سمندر میں بندرگاہ کی تعمیر، موٹروے کی تعمیر، ساحلی علاقوں کو بجلی کی فراہمی، ساحلی علاقوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے سورڈیم، شادی کور ڈیم، ہنگول ڈیم، اور میرانی ڈیم کی تعمیر، پی آئی اے کی سروسز اور مواصلات کی بہتری کے اقدامات اور زراعت کے فروغ وغیرہ کے لئے منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔ نیز ماہی گیری کے شعبے کے فروغ کے لئے مختلف مقامات پر گودیوں کی تعمیر، پسنی اور گوادر سے مچھلی کی پیداوار کو برآمد کرنے کی سہولتوں کی فراہمی، ماہی گیری کے بیڑے میں توسیع، اور سمندری مچھلی کی کاشت کے فروغ وغیرہ کیلئے بھی متعدد سفارشات کی گئی ہیں۔ ان سفارشات پر عمل فنڈ کی فراہمی پر منحصر ہے۔

علاوہ ازیں بلوچستان کے ماہی گیروں کی تربیت، ماہی گیروں کو جال اور انجنوں کی فراہمی اور ساحل پر گودیوں کی تعمیر وغیرہ کے لئے کئی اسکیمیں منظوری کے لئے پیش کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی ضمنی سوال اگر ہے؟ جی سوال نمبر ۱۷۷۔

میر اسرار اللہ خان زہری پڑھ لوں یا پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟ یہ ذرا لمبا ہے اگر

اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو بہتر ہے۔

(جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا)

۱۷۷۔ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر ماہی گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۹۷۔۱۹۹۶ء کے دوران محکمہ ماہی گیری سے حکومت بلوچستان کو کل کس قدر آمدنی حاصل ہوئی ہے۔ نیز حاصل شدہ آمدنی کو کن کن مدات میں خرچ کیا گیا ہے۔

وزیر ماہی گیری

محکمہ ماہی گیری کی کل آمدنی کی تفصیل تاحال موصول نہیں ہوئی۔ تاہم یکم جولائی ۱۹۹۶ء تا مارچ ۱۹۹۷ء تک محکمہ ہذا کو مختلف مدات سے کل ۲۳۰۵۹۰۲۸۸ روپیہ کی آمدنی حاصل ہوئی ہے۔ حاصل شدہ یہ آمدنی ڈائریکٹریٹ ماہی گیری کے اخراجات سے بہت ہی کم ہے۔ لہذا یہ کمی غیر ترقیاتی بجٹ کی فراہمی سے پوری کی جاتی ہے۔ پورے پاکستان میں کہیں بھی سرکاری محکموں کو ان کی آمدنی سے چلایا نہیں جاتا۔ کیونکہ سرکاری محکموں کا کام تجارتی نوعیت کا نہیں ہوتا اور اگر سرکاری محکمے یہ کام شروع کر دیں تو نجی شعبے کبھی بھی تجارتی سطح پر کام نہیں کر سکتے۔ جہاں بھی تجارتی نوعیت کے معاملات درپیش ہوں۔ تو حکومت وہاں نیم سرکاری ادارے قائم کر دیتی ہے۔ مثلاً واپڈا، ریلوے، پی۔ آئی۔ اے وغیرہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی ضمنی سوال اگر ہو؟ سوال نمبر ۲۲۳ میر جان محمد خان جمالی۔

میر جان محمد خان جمالی سوال نمبر ۲۲۳

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر) پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

۲۲۳۔ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر ماہی گیری ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف:۔ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام منسلکہ محکمہ جات / پروجیکٹس (اگر ہوں) میں کتنے گریڈ ۱۷ و بالا آفیسران کے تبادلے کر دیئے ہیں

ان کے نام، عہدہ، مقام تبادلہ اور مقام و عہدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

ب:۔ مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران و اہلکاران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے اور اپنے پیشرو آفیسران و اہلکاران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع و رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

ج:۔ مذکورہ تبادلوں میں ٹی۔ اے اور ڈی۔ اے کی مد میں کل کس قدر رقم ادا کر دی گئی ہے۔ نیز ہر آفیسر و اہلکار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر ماہی گیری

الف:۔ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء تا ۲۸ مئی کے دوران محکمہ ماہی گیری اور اس کے زیر انتظام اداروں میں تبادلہ شدہ آفیسران کی فہرست بمعہ نام و عہدہ، مقام تبادلہ اور مقام عہدہ درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	مقام تبادلہ	مقام تعیناتی
۱۔	مسٹر مولا بخش	ڈپٹی ڈائریکٹر	۱۸	حب چوکی	ڈیرہ مراد جمالی
۲۔	مسٹر محمد یونس خان	ڈپٹی ڈائریکٹر	۱۸	ڈیرہ مراد جمالی	حب چوکی
۳۔	مسٹر محمد اکبر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۱۷	پسنی	جیوانی
۴۔	مسٹر اللہ بخش	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۱۷	پسنی	لورالائی
۵۔	مسٹر پھلان خان	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۱۷	گوادر	پسنی
۶۔	مسٹر محمد اکبر قاضی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۱۷	حب چوکی	پسنی
۷۔	مسٹر خان میر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۱۷	لورالائی	گوادر
۸۔	مسٹر خلیل الرحمن	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۱۷	کوئٹہ	اورماڑہ

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر میری ایک گزارش ہے کہ جو سوال میں نے کیا تھا کہ ان کے جو افسر ٹرانسفر کئے گئے ہیں اُن کو جس پوسٹ سے ٹرانسفر کیا گیا اُس پوسٹ پر انہوں نے کتنا عرصہ سروس کی تھی وہ بھول ہی گئے ہیں وہ گول کر گئے ہیں ادھر۔ تو میری گزارش ہے کہ اس کو Defer کردیں پھر نئے اجلاس میں دوبارہ لے آئیں۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر) جی میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کتنا وقت ہوا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جی بتاتے جائیں۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر) یہ جی مسٹر مولا بخش ہے اس کو تین سال ہے۔ مسٹر یونس ہے تقریباً دو سال چھ مہینے۔ محمد اکبر ہے دو سال دس مہینے۔ مسٹر اللہ بخش ہے دو سال نو مہینے۔ پھلان خان ہے ایک سال چھ مہینے۔ قاضی محمد اکبر ہے ایک سال نو مہینے۔ مسٹر خان میر ایک سال گیارہ مہینے۔ مسٹر خلیل الرحمان ہے تین سال۔ اچھا مسٹر عبدالحمید ہے ایک سال نو ماہ۔ مسٹر لکمی چند دو سال دس ماہ۔ مسٹر عبدالرب نیازی تین سال۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر آپ کے توسط سے ایک خوشی کی بات ہے ایوان کے کچھ عرصہ تو آفیسران کو انہوں نے رہنے دیا بڑی غنیمت ہے بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۱۲۱ ملک محمد سرور خان کاکڑ صاحب کا ہے۔

۱۲۱۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ

کیا وزیر سماجی بہبود و مذہبی امور ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف:۔ بلوچستان میں کل کتنے غیر سرکاری فلاحی ادارے (N.G_o_s) رجسٹرڈ ہیں۔ اور ان کو حکومت بلوچستان کی جانب سے گزشتہ پانچ سالوں سے کل کس قدر گرانٹ (Grant-in-Aid) دی جا رہی ہے۔

ب:۔ مذکورہ غیر سرکاری فلاحی ادارے (N_G_O_S) میں کن کن این جی اوز کو غیر سرکاری امداد مل رہی ہے اور کون کونسے اداروں کو ترقیاتی منصوبوں کے تحت گرانٹ اور فنڈز مہیا کی جاتی ہے نیز ملکی اور غیر ملکی امداد حاصل کرنے والے این جی اوز کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے؟

ج:۔ مذکورہ بالا این۔جی اوز میں سے صوبہ بلوچستان میں باقاعدگی سے کل کس قدر این۔جی۔اوز کام کر رہی ہیں۔ اور انکی کارکردگی کی تفصیل بھی دی جائے؟

۹۔ مسٹر عبدالحمید اسسٹنٹ ڈائریکٹر ۱۷ جیوانی کوسٹ

۱۰۔ مسٹر لکھی چند ایکٹنگ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ۱۷ نصیر آباد حب چوکی

۱۱۔ مسٹر عبدالرب نیازی ایکٹنگ اسسٹنٹ ڈائریکٹر ۱۷ اور ماڑہ سبی

ج :۔ مذکورہ تبادلوں میں آفیسران کو ٹی اے اور ڈی اے کی مد میں ادا کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	ٹی اے اور ڈی اے میں ادا کردہ رقم	کل ادا کردہ رقم
۱۔	مسٹر مولا بخش	ڈپٹی ڈائریکٹر	۳۵۰۰۰ روپیہ	
۲۔	مسٹر محمد یونس خان	ڈپٹی ڈائریکٹر	۳۰۰۰۰ روپیہ	
۳۔	مسٹر محمد اکبر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۱۰۰۰۰ روپیہ	
۴۔	مسٹر اللہ بخش	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۲۵۰۰۰ روپیہ	
۵۔	مسٹر پھلان خان	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۵۰۰۰ روپیہ	
۶۔	مسٹر محمد اکبر قاضی	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۳۰۰۰۰ روپیہ	
۷۔	مسٹر خان میر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۲۵۰۰۰ روپیہ	
۸۔	مسٹر خلیل الرحمن	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۳۰۰۰۰ روپیہ	
۹۔	مسٹر عبدالحمید	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۳۰۰۰۰ روپیہ	
۱۰۔	مسٹر لکھی چند	ایکٹنگ اسسٹنٹ ڈائریکٹر	۲۵۰۰۰ روپیہ	
۱۱۔	مسٹر عبدالرب نیازی	ایضاً	۲۵۰۰۰ روپیہ	

جواب الف :۔ بلوچستان میں اس وقت کل سات سو دس رضاکار سماجی تنظیمیں رجسٹرڈ ہیں۔ حکومت کی جانب سے رضاکار سماجی تنظیموں کے لئے ہر سال ۲۵ لاکھ روپے گرانٹ ان ایڈ فراہم کی جاتی ہے۔ جو رضاکار سماجی تنظیموں میں ان کی کارکردگی ان کے دائرہ کار اور

پروگراموں کے مطابق بلوچستان سوشل ویلفیئر کونسل کی منظوری کے بعد فراہم کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں واضح رہے کہ حکومت بلوچستان نے محکمہ سماجی بہبود کو سال ۹۵-۱۹۹۴ء اور سال ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران گرانٹ ان ایڈ فراہم نہیں کی۔

ب:۔ بین الاقوامی اداروں سے امداد حاصل کرنے والی رضاکار سماجی تنظیموں (این جی اوز) سے متعلق محکمہ سماجی بہبود لاعلم ہے۔ نیز فلاحی اداروں کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے گرانٹ فراہم نہیں کی گئی۔

ج:۔ محکمہ سماجی بہبود حکومت بلوچستان کے ساتھ رجسٹریشن اینڈ کنٹرول آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء کے تحت اس وقت ۷۰۱ رضاکار سماجی تنظیمیں رجسٹرڈ ہیں۔ اور یہ تمام تنظیمیں اپنے اپنے علاقوں اور دائرہ کار (Area of Operation) کے اندر باقاعدگی سے رضاکارانہ طور پر کام کر رہی ہیں۔ ان میں سے تقریباً تین سو پچاس رضاکار سماجی تنظیموں کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ یہ تنظیمیں محدود وسائل کے باوجود اپنے اپنے علاقوں میں مندرجہ ذیل شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔

(۱) بچوں کی فلاح و بہبود کے ضمن میں فری ٹیوشن سنٹرز کا قیام، اپنی مدد آپ کے تحت حفاظتی ٹیکوں کا انتظام، غریب طلباء کی مدد، یتیم اور معذور بچوں کی بحالی اور تعلیم کا انتظام شامل ہے۔

(۲) خواتین کے لئے سلائی کڑھائی کے مراکز کا قیام، دینی تعلیم، تعلیم بالغان، خواتین کی خود کفالت کا پروگرام (ویمن کریڈٹ سکیم) اور امور خانہ داری میں تربیت وغیرہ۔

(۳) نوجوانوں کی کھیل کود کا انتظام، نوجوانوں میں منشیات کے خلاف شعور اُجاگر کرنا۔ مختلف ٹورنامنٹس کا انعقاد، ٹائپنگ اور کمپیوٹر سنٹروں کا قیام۔

(۴) معذور افراد کی تعلیم و تربیت و بحالی، علاج معالجہ، اور روزگار کی فراہمی کا انتظام۔

(۵) عمر رسیدہ افراد کی فلاح و بہبود۔

(۶) منشیات کے عادی افراد کے علاج و بحالی کا انتظام۔

(۷) قیدیوں کی تعلیم و تربیت، تفریح، و قانونی امداد کا انتظام۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اسپیکر ضمنی سوالوں کا جواب وغیرہ سب کچھ ہم نے آپ سے جو اُسی دن پوچھ لیا گیا تھا۔ وہ ساری کتاب ہم نے آپکے حوالے کر دی تھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو؟

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) جی ہاں۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ایم پی اے نے اسمبلی کے اجلاس سے دس جولائی ۱۹۹۷ء تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ملک محمد سرور خان کاکڑ ......

میر جان محمد خان جمالی پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر پتہ تو کریں جناب کیونکہ رحیم مندوخیل اور سرور خان کے بغیر شناخت ہی نہیں ہے ہاؤس میں۔ اُن کی غیر موجودگی میں سوالات بھی نہیں ہوئے مزہ بھی نہیں آیا۔ نہ ہم ایوان میں جاگے ہیں نہ بلوچستان کے لوگ جاگے ہیں Next Time ذرا اُن کو اپنے چیمبر Chamber میں کہیں کہ چھٹی ایک دن کی بھی نہ لیا کریں کیونکہ ان کے بغیر ایوان میں مزہ نہیں آرہا ہے۔

سیکرٹری اسمبلی ملک محمد سرور خان کاکڑ نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج دس جولائی کے اجلاس کے لئے درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کو منظور کیا جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب صوبائی وزیر اسلام آباد سرکاری کام کے سلسلے میں تشریف لے گئے ہیں اسلئے انہوں نے آٹھ جولائی سے بارہ جولائی تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی مولانا عبدالواسع صاحب اپنے حلقہ انتخاب کا دورہ کر رہے ہیں اسلئے انہوں نے آٹھ جولائی سے تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کو منظور کیا جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

سیکرٹری اسمبلی وڈیرہ عبدالخالق زہری صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کو منظور کیا جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

سیکرٹری اسمبلی میر محمد علی رند صوبائی وزیر خوراک سرکاری کام کے سلسلے میں اسلام آباد تشریف لے گئے ہیں اسلئے انہوں نے دس اور بارہ جولائی کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کو منظور کیا جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

سیکرٹری اسمبلی مولانا اللہ داد خیر خواہ نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کو منظور کیا جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ رخصت کو منظور کیا جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کیونکہ آج تحریک استحقاق بھی نہیں ہے اور تحریک التواء بھی نہیں ہے لہذا Zero Hour کے لئے تقریباً آدھا گھنٹہ ہم مخصوص کرتے ہیں جو بھی بولنا چاہے وہ ذرا مہربانی کر کے اختصار سے کام لیں۔ جی جناب بسم اللہ خان کاکڑ صاحب۔

بسم اللہ خان کاکڑ ایک اور بات اس دن اٹھائی تھی آج پھر پشین میں زرعی ٹیکس کے حوالے سے اور من کھت کے حوالے سے ہڑتال ہے میرے پاس اس دن کا ایک Document ڈاکومنٹ تھا جس کا میں نے باقاعدہ رولز کا حوالہ دیا کہ ایک قانون ہے ۱۹۹۱ء کا اور اس کے قواعد ۱۹۹۵ء میں مرتب ہوئے ہیں کہ کمیشن کا ریٹ پھل پر ۵ روپے ہوگا باقاعدہ قانون ہے یہ میرے پاس ہے جس کو میں اسمبلی کے ریکارڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں جس کی کاپی میں نے سینئر منسٹر کو دی اگر وہ ہمیں یہ تحفظ دیں کہ ہم سے دو دوگنا کمیشن کاٹا جاتا ہے اگر وہ باقی پاکستان کے مطابق کر دے تو شاید ہم کاشتکار ضلعی ٹیکس بھی مان لے اس حوالے سے ہماری حکومت بالکل خاموش ہوتی ہے اور ہمیں چھوڑا گیا ہے جناب اسپیکر اس ملک میں زرعی شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس ملک میں لوٹنے پر یرغمال کے طور پر استعمال کیا گیا ہے آپ اندازہ لگائیں پچھلے دس سالوں میں یہاں کوئی پرائز کنٹرول نہیں ہے کسی حوالے سے جو چیز ہم استعمال کرتے ہیں ان کی مرضی ہوتی ہے کریٹ جو پیٹی ہوتی ہے سیب کی وہ ۲ روپے سے اس وقت ۲۲ روپے تک پہنچ چکی ہیں حکومت کو کوئی فکر نہیں کرایہ جو چھ ہزار روپے ہوتا تھا اس وقت اٹھارہ ہزار روپے فی ٹرک حکومت کو کوئی فکر نہیں جو دوائیاں Prescribe ہم استعمال کرتے تھے ۴۷ روپے فی لیٹر آئل ۔ ۴۸۶ روپے فی لیٹر ہے ان کو کوئی فکر نہیں لیکن مارکیٹ میں قیمتیں ۱۹۸۶ء والے ہیں یہ جو ہم بلواسطہ جتنی وہ ادا کرتے ہیں یہ کون سوچے گا یہ ۸۰ فیصد کاشتکاری سے تعلق رکھنے والی آبادی کے بارے میں کون سوچے گا صرف یہ اس لئے ہے کہ مختلف طریقوں سے ان کا گوشت نوچا جائے میں یہ Document چاہتا ہوں کہ اسمبلی کے ریکارڈ میں آجائے اور ہمارے سینئر منسٹر صاحب ان دونوں باتوں کے

بارے میں ایک جو ہم سے کمیشن کاٹا جاتا ہے ایک منکت والا مسئلہ بھی اس دن واضح نہیں ہوا کہ کیوں کوئٹہ کے لئے من کھت ہو اور پشین میں نہ ہو یہ اس دن ہم نے سوال کیا تھا کہ کیا پشین پر وہ نہیں جو ضلعی ٹیکس کے حوالے سے انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب ٹیکس وصول کرتے ہیں تو اس کو بلوچستان کا حصہ بنا لیتے ہیں لیکن جب منکت سے زیادہ وصول کرنا ہوتا ہے تو پھر کوئٹہ اور پشین میں فرق کیوں ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر حکومت کاشتکاروں کے مفادات کا تحفظ کرتی ہے ہمیں ان کمیشن خوروں کے ظلم سے بچاتی ہے یا جو ہم استعمال کرتے ہیں ان اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول کرتی ہے تو پھر بے شک وہ زرعی شعبے سے جو لینا چاہے یہ یکطرفہ ظلم اس کے لئے میں گزارش کرونگا اپنے سینئر منسٹر سے کہ وہ اس بارے میں ہمیں یقین دہانی کروائیں تاکہ اس دن جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں اور ابھی تک جیلوں میں ہیں آج مزید گرفتاریاں ہونگی میں نہیں سمجھتا یہ اچھی گورنمنٹ کے لئے وہ بن رہی ہے اور ہم اصول کی بات کرتے ہیں ہم بالکل انکاری نہیں ہونگے کہ ضلعی ٹیکس کے حوالے سے لیکن کمیشن کا بھی پابند کیا جائے کیونکہ سب پاکستان نے یہاں ڈبل وصول کیا جاتا ہے میری یہ ان سے Request اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے اس Document کو اسمبلی ریکارڈ میں شامل کیا جائے۔

میر جان محمد خان جمالی بہت ہی اختصار اور بریفلی Briefly آپ سے گزارش کرونگا ٹائم ایسا ہے ایک تو اسی سلسلے میں میں نے ایک قرارداد جمع کرائی ہے انشاء اللہ وہ اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر آئے گی آٹے کے سلسلے میں دوسرا میں گورنمنٹ سے اس دن بھی سوال پوچھونگا تیاری کرکے آئے تو ۸۵ کروڑ سبسڈی ابھی بھی آپ نے دینی ہے جس کا مل اونز فائدہ اٹھائیں گے جو اس وقت بھی سوال اٹھایا تھا یہ ۸۵ کروڑ ہم آٹا کوپن ۸۵ کروڑ یہ آٹے کے کوپن کیوں نہ ایشو کرتے گورنمنٹ آف بلوچستان والے لوگ کم قیمت پر جاکر خریدے اور غریب لوگوں کو دیں ایسے نہیں کہ وہاں بھی امیر لوگ فائدہ لے جائے ہمارے جو پیداگیر ہے وہ بیچ رہے ہیں تو یہ گزارش ہے تو اس دن یہ قرارداد کی صورت میں بسم اللہ صاحب سے گزارش